غور و فکر کی ابتدا یوں تو آفرینشِ نوعِ انسانی کے ساتھ ہی ہو گئی تھی۔ لیکن اس میں یونانیوں نے جو نکھار پیدا کیا اور جولانیٔ طبع کا ثبوت دیا وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی، جب کہ فکر انسانی مختلف ارتقائی مراحل سے طے کر چکا ہے۔ فلسفہ و حکمت کے مطالعہ کی ابتدا فکرِ یونان ہی سے کی جاتی ہے۔ فلسفۂ یونان نہ صرف فلسفۂ مغرب کا پیش رو ہے بلکہ حکمائے اسلام نے بھی فلسفۂ یونان کو بدقتِ نظر سے پڑھا اور تنقید و تجزیہ کر کے اس میں قابلِ قدر اضافے کیے۔ لہٰذا مغربی فلسفیوں اور حکمائے اسلام کے افکار کا تنقیدی جائزہ لینے اور ان کا تاریخی پس منظر معلوم کرنے کے لیے فکرِ یونان کا دقیق و عمیق مطالعہ از بس ضروری ہے۔

جناب محمد رفیق چوہان نے فلسفۂ یونان کی اس عام افادیت اور علمی اہمیت کو بطور خاص مدِ نظر رکھا ہے۔ "تاریخ فکرِ یونان" اردو زبان میں فلسفۂ یونان پر پہلی جامع کتاب ہے جس کی ترتیب و تالیف میں مختلف انگریزی اور اردو تصانیف و تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اندازِ بیان شستہ، رواں اور سلیس ہے اور یونان کی تمام اہم شخصیتوں اور مکاتبِ فکر کے بارے میں بھی ضروری معلومات بہم پہنچا دی گئی ہیں۔ لہٰذا سب کے لیے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔

کتاب میں بعض جگہ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۱۷ پر "تاسخ" لکھا گیا ہے جب کہ صحیح لفظ "تناسخ" ہے۔ اسی طرح صفحہ ۲۸ پر "جدلیاتی طریقۂ استعمال" چھپا ہے جبکہ ترکیب "جدلیاتی طریقِ استدلال" ہے۔ اعلام کا ترجمہ کرتے وقت بہتر ہوتا اگر عربی و فارسی مترادفات کو ہی استعمال کیا جاتا اور ان کی ہلکی پھلکی تعریب کر لی جاتی۔ تھیلز کے بجائے ثالیس کہنا ہماری قومی زبان کی ساخت اور مزاج کے زیادہ قریب ہے۔

علاوہ ازیں آخر میں کتابیات (مآخذ) کا اندراج ہونا چاہیے تھا۔

آؤ مدینہ چلیں

مرتبہ: حافظ نذر احمد۔

ناشر: مسلم اکادمی ۱۸/۲۹ محمد نگر۔ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

صفحات : ۱۱۲ قیمت : دو روپے۔

اس کتاب کو اس حیثیت سے "سفرنامۂ حجاز" کی حیثیت حاصل ہے کہ اس میں مختلف حضرات کے دس سفرناموں کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں چالیس پینتالیس سال قبل کے پرانے سفرناموں کے بعض حصّے بھی شامل ہیں اور چند سال بیشتر کے نئے سفرناموں کے بھی مثلاً مولانا عبدالماجد دریا بادی اور علامہ محمد اسد (جرمن) کے سفرنامے خاصے پرانے ہیں۔ علامہ اسد نے ۱۹۲۷ء میں اپنے سفرِ حجاز کے مشاہدات و تاثرات قلم بند کئے تھے، جو ۱۹۵۴ء میں "روڈ ٹو مکّہ" کے نام سے شائع ہوئے کتاب چونکہ دلچسپ اور معلوماتی تھی اس لیے الطریق الی مکّہ کے نام سے اس کو عربی کے قالب میں ڈھالا گیا —— اب کچھ عرصہ بیشتر لکھنؤ سے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی نگرانی میں "طوفان سے ساحل تک" کے عنوان سے یہ اردو زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب "آؤ مدینہ چلیں" میں اس کے بعض اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔

نئے سفرناموں میں مولانا عبدالرؤف رحمانی (ہندوستان) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، جناب نعیم صدیقی، عبدالکریم ثمر اور مفتاح الدین ظفر وغیرہ حضرات کے سفرناموں کے کچھ اقتباسات دیے گئے ہیں — ان سفرناموں کے جن حصوں کا انتخاب کیا گیا ہے وہ بڑا اچھا ہے۔ عازمینِ حج کو بالخصوص اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اللہ کے احکام

مرتبہ : حافظ نذر احمد —— ناشر: مسلم اکادمی $\frac{29}{18}$ محمد نگر علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

صفحات۔ ۹۶ — سائز ۲۰×۳۰ = ۱۶

یہ کتابچہ اللہ تعالیٰ کے اسّی اوامر و نواہی پر مشتمل ہے یعنی اس میں چالیس باتیں وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور چالیس وہ ہیں جن سے منع فرمایا ہے۔ ہر امر و نہی کا عنوان قائم کر کے نیچے قرآن مجید کی آیت لکھی گئی ہے پھر ترجمہ اور بعد ازاں اس کی تفسیر آسان اور عام فہم زبان میں کی گئی ہے۔ یہ کتاب حاجی محمد سعید سیٹھی صدر تعلیم القرآن ٹرسٹ گوجرانوالہ چھاؤنی کی طرف سے حسبۃً للہ شائع کی گئی ہے۔ ذی ثروت و اہلِ دولت کو اس قسم کے امورِ خیر میں حصّہ لینا چاہیے۔